45713 ـ اگر کسی شخص کو کسٹم معاف ہو تو کیا کوئي اور شخص اس کے نام سے سامان خرید سکتا ہے ؟

سوال

میں اور میرے ساتھ کچھ بھائی ایسے ملك میں ڈپلومیٹ ہیں جہاں ہمیں کسٹم معاف ہے، اور اس ملك کے کچھ لوگ ہمارے نام سے سامان خریدنے آتے ہیں اور کسٹم کی اس چھوٹ کے عوض میں ہمیں کچھ مالی رقم بھی دیتے ہیں تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ سوال دو امور پر مشتمل ہے:

اول:

جسے کسٹم کا نام دیا جاتا ہے، اور یہ وہ ٹیکس ہے جو سامان اور مال پر لیا جاتا ہے، اور مسلمانوں سے اس کا لینا تو بہت شدید حرام ہے، اور یہ وہی ٹیکس ہے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ ٹیکس لینے والا جہنم میں ہے" مسند احمد حدیث نمبر (16553)، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ میں اسے صحیح قرار دیا ہے، دیکھیں حدیث نمبر (3405).

اور سوال نمبر (25758) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور انسان کے لیے ہر اس ممکن وسیلہ اور طریقہ کے ذریعہ اس حرام ٹیکس سے چھٹکارا پانا مشروع ہے جس کی بنا پر اسے کوئی نقصان یا اس سے بھی بڑھ کر فساد پیش نہ آتا ہو، اگرچہ یہ کسی حیلہ کے ساتھ ہی کیوں نہ ہویا اس پر ہونے والے ظلم سے چھٹکارا پانے کے لیے اسے پیسے ہی کیوں نہ ادا کرنے پڑیں.

اور اگر کوئی قائل یہ کہےکہ:

یہ تو انسان کا مال لے کر اپنے حق کو چھوڑنے اور ترك کرنے میں سے ہے اور ایسا کرنا جائز ہے (اور یہ فقہاء کے ہاں اسقاط یا فراغ کے نام سے جانا جاتا ہے، اور مالکیہ نے شفعہ کا حق ترك کرنے کے عوض میں مال لینے کو جائز

قرار دیا ہے، اور احناف مال کے عوض ملازمت اور پرورش کا حق ترک کرنا جائز قرار دیا ہے .

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ (4 / 243) (32 / 83).

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

یہ اس میں سے نہیں، کیونکہ جو کسٹم معاف کرتے ہیں وہ صرف انہیں معاف کرتے ہیں جوان کی لائن میں اور سلسلے کی کڑی کے ایك فرد ہوں، اور وہ اس امتیاز کو ایسی فرصت اور موقع بنانے کی اجازت نہیں دیتے کہ اس سے ان افراد کے علاوہ کوئی اور فائدہ اٹھائے، پھر کسی دوسرے کا مال وا گزار کروانا دھوکہ اور حیلہ کی ایك قسم ہے، اور اگر یہ جائز بھی ہو تو ضرورت کی بنا پر ہو گا، اور اس کے پیچھے نفع نہیں اٹھایا جاسکتا.

ذیل میں ہم بعض نصائح پیش کرتے ہیں:

1 ـ اس سلسلہ میں ملازمت کرنے والے ڈپلومیٹ کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائیوں کی بلا معاوضہ خدمت کریں، کیونکہ ایسا کرنا ان سے ظلم دور کرنے کے باب میں سے ہے اور یہ بقدر استطاعت واجب ہے.

2 ـ اگر وہ یہ خدمت فری اور بلامعاوضہ نہیں کرنا چاہتے تو پھر وہ اس مثلی اجرت سے زیادہ وصول نہیں کرسکتے جو انہوں نے سامان کارگو کروانے اور اسے لینے اور سارے معاملات نپٹانے یا پھر اس کے ساتھ سفر وغیرہ میں خرچ کیا ہو.

اس کے ساتھ انہیں تنبیہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ نرمی کرنی چاہیے اور اس میں انہیں نیت اچھی رکھنی چاہیے، اور ان کا ہم وغم فقط مال جمع کرنا ہی نہیں ہونا چاہیے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .